سلسلۂ تقاریر "تعارف الکتاب"

ڈاکٹر اسرار احمد

فَمَنْ اَظْلَمُ (۲۴)

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم   بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

﴿ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ○ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ ﴾ (الزمر: ۳۲'۳۳)

قرآن مجید کا چوبیسواں پارہ "فَمَنْ اَظْلَمُ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں ابتداءً سورۃ الزمر کی چوالیس آیات شامل ہیں' پھر سورۃ المؤمن مکمل اور آخر میں سورۂ حٰم السجدہ کی چھیالیس آیات۔ سورۃ الزمر کا جو حصہ اس پارے میں شامل ہے اس کے بالکل آغاز میں انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین عظام کی شخصیتوں کا یہ پہلو بیان ہوا ہے کہ سچ' راستی اور صداقت ان کی سیرتوں کے اہم ترین اجزاء کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا : ﴿وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ﴾ صداقت کا پیغام لانے والے انبیاء کرام علیہم السلام ہیں اور اس سچائی کی تصدیق میں پیش قدمی کرنے والے صدیقین عظام ہیں۔ ایک اور بات جو توحید کا لُبِّ لباب اور اس کا اصل حاصل قرار دی جا سکتی ہے' یہ فرمائی گئی : ﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ﴾ (الزمر: ۳۶) "کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟" بندے کا یہ اطمینان اور یہ یقین کہ میرا رب میرے ساتھ ہے' وہ میرا حامی و ناصر ہے' وہ میرا مددگار ہے' وہ میرا حاجت روا اور مشکل کشا ہے' وہ میرا روزی رساں ہے' جتنا یہ یقین پختہ ہوتا چلا جائے گا اتنا ہی درحقیقت دین کی اصل رُوح اور عبادت کی اصل چاشنی سے اس انسان کو اُس کا حصہ ملتا چلا جائے گا۔

© rasailojaraid.
© rasailojaraid.

سورۃ الزمر کا اختتام بڑی عظیم آیات پر ہوا ہے۔ توحیدِ خالص کی جس دعوت سے اس سورۂ مبارکہ کا آغاز ہوا تھا اسی پر انتہائی پُرہیبت اور پُرجلال انداز میں اختتام ہوا : ﴿قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ۝﴾ (الزمر : ۶۴) اے جاہلو! اے نادانو! اے حرص وہوا کے بندو! کیا تم مجھ سے بھی یہ چاہتے ہو کہ میں خدا کے سوا کسی اور کی پرستش کرنے لگوں؟ کیا میرے بارے میں بھی تمہارا یہ گمان ہے کہ میں شرک میں ملوث ہو جاؤں گا؟ ﴿وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۝﴾ (الزمر : ۶۵) حالانکہ اے نبیؐ آپؐ پر وحی کر دیا گیا ہے اور یہ بات بالکل کھول دی گئی ہے' واضح کر دی گئی ہے کہ اگر بالفرض آپؐ بھی شرک میں ملوث ہو گئے تو یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ آپ کے بھی تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے اور آپؐ بھی خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے ـــــ اس کے بعد قیامت' بعث بعد الموت اور میدانِ حشر کا نقشہ کھینچا گیا ہے جہاں گواہیاں پیش ہوں گی' انبیاء' صِدّیقین اور شہداء اُمتوں کے خلاف گواہی دینے کے لئے کھڑے ہوں گے۔ اور اس پورے حساب کتاب اور محاسبے کے بعد انجام کار کے طور پر جب انسانوں کو جنت یا دوزخ کی طرف ہانکا جائے گا تو اس کا نقشہ بھی کھینچا گیا ہے۔ فرمایا : ﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا﴾ (الزمر : ۷۱) وہ لوگ کہ جنہوں نے کفر کی روش اختیار کی تھی' وہ گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ وہاں جہنم کے کارندے ان سے سوال کریں گے کہ تمہارے پاس وہ نبی نہ آئے تھے جو تمہیں اللہ کی آیات سناتے تھے اور تمہیں آج کے اس دن سے ڈراتے تھے؟ تو وہ کافر جواب دیں گے : یقیناً آئے تھے' لیکن اللہ تعالیٰ کی بات ہمارے حق میں کامل اور ثابت ہو کر رہی اور ہم اپنی اس بدکرداری کی وجہ سے اس بد انجام کو پہنچ کر رہے۔ اہلِ تقویٰ کا معاملہ اس کے برعکس ہو گا :

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ (الزمر : ۷۳) اور وہ لوگ جو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیے رہے' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ کر زندگی

© rasailojaraid.com

گزاری ٗ ان کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ اور وہاں جنت کے منتظمین تحیۃ و مبارک باد اور سلامتی کے ساتھ ان کا استقبال کریں گے : ﴿سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡهَا خٰلِدِیۡنَ ۝﴾ (الزمر : ۷۳) اور آخر میں نقشہ کھینچا گیا ہے ٗ یوں سمجھئے کہ اس پورے معاملے کا ڈراپ سین ہوگا جب کہ ملائکہ عرش خداوندی کے گرد طواف کرتے ہوئے حمد و ستائش کے ترانے اللہ واحد کے لئے ٗ تمام جہانوں کے پروردگار کے لئے الاپ رہے ہوں گے : ﴿وَقِیۡلَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ﴾ (الزمر : ۷۶)

سورۃ الزمر کے بعد مصحف میں سورۃ المؤمن آتی ہے۔ یہ سلسلۂ حوامیم کی پہلی سورۃ ہے اور ہر اعتبار سے اہم ترین اور جامع ترین سورۃ ہے۔ اس کا نام سورۂ غافر بھی ہے اس لئے کہ اس کے بالکل آغاز میں اللہ تعالیٰ کی یہ شان بیان ہوئی ہے :

© rasailojaraid.co

﴿غَافِرِ الذَّنۡبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ شَدِیۡدِ الۡعِقَابِ ذِی الطَّوۡلِ﴾ (المؤمن : ۳) وہ گناہوں کا بخشنے والا بھی ہے ٗ توبہ کا قبول فرمانے والا بھی ہے ٗ لیکن ساتھ ہی وہ سخت سزا دینے والا بھی ہے ٗ اور اسے پوری مقدرت اور پوری قدرت حاصل ہے۔ اس کی سزا اور اس کی پکڑ سے بچ جانا کسی کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ ایک اور عجیب حقیقت کی طرف راہنمائی ملتی ہے کہ اہل جہنم فریاد کریں گے : ﴿رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثۡنَتَیۡنِ وَاَحۡیَیۡتَنَا اثۡنَتَیۡنِ فَاعۡتَرَفۡنَا بِذُنُوۡبِنَا فَهَلۡ اِلٰی خُرُوۡجٍ مِّنۡ سَبِیۡلٍ ۝﴾ (المؤمن : ۱۱) اے ہمارے رب تو نے ہمیں دو مرتبہ مارا اور دو مرتبہ جلایا ٗ اب یہاں سے بھی نکلنے کا کوئی راستہ ہے یا نہیں؟ معلوم ہوا کہ انسان کی زندگیاں دو ہیں ٗ ایک ارواح کی تخلیق کے بعد وہ مختصر سی زندگی تھی جس کے دوران کا اہم ترین واقعہ عہد الست ہے جس کا ذکر سورۃ الاعراف میں آ چکا ہے : ﴿اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ قَالُوۡا بَلٰی﴾ (الاعراف : ۱۷۲) اور دوسری زندگی یہاں اس زمین پر یہ حیاتِ دنیوی ہے۔ اسی طرح دو ہی موتیں ہیں۔ ایک اُس پہلی زندگی کے بعد کی ایک عارضی موت اور ایک دوسری زندگی کے بعد کی موت ٗ جس کے بعد جب احیاء ہوگا تو وہ پھر ابدی زندگی

© rasailojaraid.co

ہے 'ہمیشہ کی زندگی۔

اس سورۂ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے آلِ فرعون میں سے ایک ایسے صاحب کے حالات اور ان کی تقریر خاص طور سے ذکر فرمائی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے 'لیکن انہوں نے اپنے ایمان کو چھپائے رکھا تا آنکہ وہ مرحلہ آیا کہ فرعون نے اپنے دربار میں یہ تجویز پیش کی کہ اب موسیٰ کو مزید مہلت نہ دی جائے : ﴿ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی﴾ (المؤمن : ۲۶) اب تو مجھے اجازت دو کہ میں موسیٰ کو قتل ہی کر گزروں۔ اُس وقت وہ صاحب ایمان موقع کی نزاکت کے اعتبار سے بھرے دربار میں کھڑے ہوئے اور انہوں نے وہاں جو تقریر کی اس کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ قرآن مجید میں جن انسانوں کے اقوال نقل ہوئے 'یا ان کی وصیتیں یا نصیحتیں نقل ہوئی ہیں ان میں جس قدر تفصیل کے ساتھ مومن آلِ فرعون کی تقریر قرآن مجید میں نقل ہوئی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندۂ جاوید بنا دی گئی اتنی تفصیل کے ساتھ کسی اور کا قول نقل نہیں ہوا۔ انہوں نے اپنی تقریر کا آغاز کیا : ﴿اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ﴾ (المؤمن : ۲۸) کیا تم ایک شخص کے قتل کے درپے ہو گئے ہو صرف اس جرم پر کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ یاد رہے کہ یہی وہ الفاظ تھے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمائے تھے۔ جب مسجد حرام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مشرکین نے دست درازی کی اور آپ ؐ کو مارنے کے لئے بڑھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سینہ سپر ہو گئے اور اُس وقت ان کی زبان پر یہی الفاظ تھے : "اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ" کیا تم صرف اس جرم کی پاداش میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم شخصیت کے قتل کے درپے ہو گئے ہو کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ میرا رب صرف ایک اللہ ہے۔ ان کی تقریر کا اختتام اس جامع جملے پر ہوا ﴿وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ﴾ (المؤمن : ۴۴) میں اپنے معاملہ کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں 'میں نے کلمۂ حق کہہ دیا اور مجھے اس کے بارے میں کوئی اندیشہ نہیں کہ تم میرے ساتھ کیا سلوک کرو گے 'اس لئے کہ میں نے اپنے معاملے کو بالکل ہی اللہ کے حوالے کر دیا۔

© rasailojaraid.com

اس کے بعد سورۂ حٰم السجدۃ آتی ہے۔ اس کی آیات میں ایک اہم بات تو یہ سامنے آتی ہے کہ قیامت کے دن جب انسانوں کا محاسبہ ہو گا تو ان کے اپنے اعضاء و جوارح ہی ان کے خلاف گواہی دیں گے اور جب وہ حیران و ششدر رہ کر کہیں گے ﴿وَقَالُوا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا﴾ کہ ہمارے ہی اعضائے جسم ہو کر ہمارے خلاف گواہی دے رہے ہو تو وہ کہیں گے ﴿اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ﴾ (حٰم السجدۃ : ۳۱) ہمیں بھی آج اُس اللہ نے زبان دے دی ہے جس نے ہر شے کو زبان دی تھی۔ آج تمہاری بد کرداری کے خلاف سب سے بڑی گواہی ہم خود دیں گے۔ ایک اور قول کفار کا نقل ہوا۔ قرآن مجید کی تاثیر کو پورے طور پر سمجھنے کی وجہ سے انہوں نے باہم یہ مشاورت کی ﴿لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ﴾ (حٰم السجدۃ : ۲۶) اس قرآن کو مت سنا کرو بلکہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں قرآن سنائیں تو کوئی شور و شغب برپا کر دیا کرو' اسی میں تمہاری فلاح ہے' اسی میں تمہارے غالب آنے کی کوئی شکل پیدا ہو سکتی ہے۔ اور پھر آئیں وہ نہایت عظیم آیات : ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ یقیناً وہ لوگ کہ جو کہیں کہ ہمارا رب اللہ ہی ہے اور پھر اس پر جم جائیں عقیدتاً بھی اور عملاً بھی' اور ان کی پوری شخصیت ان کے اس یقین کا مظہر بن جائے تو یہ وہ لوگ ہیں کہ جن پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ انہیں اس دنیا کی زندگی میں بھی اللہ کی طرف سے بشارتیں ملتی ہیں : ﴿اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○﴾ (حٰم السجدۃ : ۳۰) پھر ان لوگوں کی شخصیتوں کا وہ نقشہ بھی کھینچا گیا کہ یہ لوگ پھر اسی بات کے داعی بھی بن کر کھڑے ہوتے ہیں : ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○﴾ (حٰم السجدۃ : ۳۳) ویسے تو زبان اللہ نے ہر ایک کو دی ہے لیکن اس سے بہتر بات کس کی ہو گی جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور اس کے اپنے عمل بھی درست ہوں اور وہ یہ کہتا ہو کہ میں بھی اللہ کے فرماں برداروں میں سے ہوں۔

© rasailojaraid.c